Date:

سوال ۲-

۱۔ تعارف:-

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جہاں اسلام نے انسان کے حقوق بیان کیے ہیں وہیں انسان کے ذمہ کچھ ذمہ داریاں بھی لگائی ہیں جن کو پورا کرنا فرض کہلاتا ہے۔ یہ ذمہ داریاں انسان کی اپنی ترقی اور معاشرتی ترقی دونوں کے لیے فائدہ مند ہیں۔ جہاں اللہ نے حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق بیان کیے ہیں وہیں حقوق اللہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے ذمے کچھ کام لگائے ہیں اور روزہ ان میں سے ایک ہے۔ روزہ مسلمانوں پر فرض ہے۔ روزہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر بیان کیا ہے کہ روزہ اللہ کے لیے ہے اور اللہ ہی اس پر انسان کو اجر دیں گے۔ روزہ انسانی زندگی پر کئی اثرات مرتب کرتا ہے چاہے وہ انفرادی زندگی ہو یا پھر اجتماعی یا معاشرتی زندگی۔ روزہ سے انسان کے اندر صبر پیدا ہوتا ہے اور اس کی قوت برداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب ایک انسان میں صبر آگیا تو پھر اسی وجہ سے معاشرہ بھی ترقی پاتا ہے کیونکہ انسان ہی معاشرے کی اکائی ہیں۔

۲۔ روزہ کا تصور:-

اسلام میں روزہ کا تصور یہ ہے کہ صبح طلوع آفتاب سے پہلے سے لے کر سورج غروب ہونے تک کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا نام روزہ ہے۔ صرف کھانے پینے سے رُکے رہنا کافی نہیں ہے۔ باقی تمام بری عادات کو بھی ترک کرنا روزہ میں شامل ہوتا ہے۔ اس سے انسان کی بھی انفرادی طور پر اصلاح ہوتی ہے اور اجتماعی طور پر معاشرہ بھی ترقی پاتا ہے۔ جیسے زکوٰۃ ایک انسان کے پیسے کو پاک بنا دیتی ہے ویسے ہی روزہ ایک انسان کے جسم کو پاک بنا دیتا ہے۔ روزہ کے بارے میں ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: "ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے۔"

اس حدیث سے روزہ کا تصور واضح ہوتا ہے کہ روزہ کا اصل مقصد کیا ہے۔ اور یہ کیسے ایک انسان کو پاک بناتا ہے۔

Date:

۳۔ روزہ کی اہمیت :-

روزہ ایک انتہائی ضروری عبادت کے ساتھ ساتھ اسلام کی عمارت کا ایک ستون بھی ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ روزہ ایک اہم عبادت ہے اور اس کے بغیر اسلام مکمل نہیں ہوتا۔ روزہ ہر اُس مسلمان پر فرض ہے جو بالغ ہو اور صحت مند ہو۔ انتہائی کمزوروں اور بزرگوں کو اس سے چھوٹ حاصل ہے۔ روزہ چھوڑنا ایک سخت گناہ ہے جب انسان مکمل طور پر صحت مند ہو۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ کی بہت اہمیت بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ: "روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا اجر دوں گا۔"

آیت کے اس ترجمے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ کی کیا اہمیت ہے۔ رمضان کے روزے فرض کیے گئے ہیں اور ان کو چھوڑنے والا سخت گناہ کا مرتکب ٹھہرایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں جس نے رمضان کے روزے جان بوجھ کر چھوڑے اور اگر پھر وہ ساری زندگی بھی روزے رکھتے رہیں تب بھی اس کے گناہ کو ختم نہیں کیا جا سکتا اور ویسا ثواب نہیں حاصل ہو سکتا جو تب حاصل ہونا تھا۔ اس سلسلے میں رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: "جس کسی نے بغیر کسی عذر کے روزہ چھوڑا اور پھر وہ ساری زندگی بھی روزے رکھتا رہے اس کا کفارہ ادا نہیں ہو سکتا۔"

جہاں اسلام نے روزہ کے معاملے میں ایسی سختی کی ہے وہاں اُن لوگوں کو چھوٹ بھی دی ہے جن کو واقعی میں مسئلہ ہو۔ اور بھوک پیاس سے اُن کی جان جانے کا خطرہ ہو۔ مزید، عورتوں کو اُن کے خاص ایام میں بھی روزہ سے رخصت حاصل ہے لیکن یہ رمضان کے بعد پورے کرنا ہوں گے۔ اسلام نے کسی پر بھی اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا اور ایسے ہی روزہ کے معاملات میں بھی اسلام نے نرمی اختیار کی ہے۔

روزہ سے انسانی زندگی پر کئی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور جب روزہ کے ذریعے انسان اپنے آپ پر قابو پاتا ہے تو معاشرہ بھی ترقی پاتا ہے اس وجہ سے روزہ اور انسانی صبر اور ترقی کا سیدھا سیدھا تعلق ہے۔ علاوہ ازیں روزہ کے ذریعے انسان کو اللہ کا قرب اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے جس کے لیے انسان اپنی ساری

Date:

کوشش کرتا ہوتا ہے۔

۴- روزہ کا انفرادی زندگی پر اثرات:-

روزہ انسانی زندگی پر گہرے مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ انسانی زندگی کے لیے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ روزہ کے انسانی انفرادی زندگی پر اثرات کافی زیادہ ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱- اللہ کی خوشنودی کا حصول:-

روزہ کے ذریعے انسان کو اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک روزہ دار سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے کیونکہ روزہ صرف اللہ کی رضا کے لیے رکھا جاتا ہے۔ باقی کسی انسان کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس شخص کا روزہ ہے بھی یا نہیں لیکن یہ صرف اللہ کو معلوم ہوتا ہے۔ اللہ اسی وجہ سے روزہ دار سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اس پر حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: "افطار سے پہلے کی انسان کے منہ سے آنے والی بو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے"۔

اس وجہ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ روزہ سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

۲- جنت کا حصول:-

ایک دفعہ جب اللہ کا قرب حاصل ہو گیا تو پھر جنت میں بھی جایا جا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک دروازہ خاص روزہ داروں کے لیے مختص کیا ہوا ہے جس سے صرف روزہ دار ہی جا سکیں گے۔ علاوہ ازیں اللہ ﷻ نے خود روزہ کا اجر دینے کا کہا ہے تو اس کا مطلب ہوا اس کا اجر بڑا ہے اور انسان کو جنت میں لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: "روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا اجر دوں گا"۔

اس حدیث سے یہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اس کا اجر دیں گے اور اللہ سے زیادہ اجر دینے والا کوئی نہیں ہے۔

Date:

۴- صبر میں اضافہ:-

جب ایک انسان صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہے گا تو اس میں صبر بھی آئے گا چاہے وہ کسی بھی شعبے میں ہو۔ اللہ تعالی نے صبر کرنے والوں کو بہت پسند کیا ہے اور قرآن میں کئی جگہ صبر کرنے والوں کی تعریف بیان کی ہے اور اس وجہ سے انسان اللہ کے اور قریب بھی جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں صبر بہت ساری بیماریوں کا علاج بھی ہے جیسے کئی جھگڑے صرف صبر میں کمی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے صبر کا بہت ثواب ہے۔ روزہ نہ صرف صبر سکھاتا ہے بلکہ جسمانی بیماریوں کو بھی دور کرتا ہے۔ خاص کر کے معدہ سے متعلق بیماریوں میں روزہ کافی کارآمد ہے۔

۵- روزہ کے معاشرے پر اثرات:-

انفرادی زندگی کی طرح روزہ معاشرے پر بھی کئی مثبت اثرات مرتب کرتا ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱- معاشرے سے برائی کا خاتمہ:-

روزہ معاشرے سے برائی کا خاتمہ کرتا ہے۔ جب ایک انسان روزہ سے ہوتا ہے تو وہ باقی برے کام بھی چھوڑ دیتا ہے جیسے منشیات کا استعمال، لڑائی جھگڑے وغیرہ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ رمضان میں صرف اس وجہ سے برائی اور لڑائی جھگڑے سے دور رہتے ہیں کیونکہ وہ روزے سے ہوتے ہیں جیسے ایک انسان سے برائی کا خاتمہ ہو گیا تو بھی معاشرہ بھی ترقی پاتا ہے کیونکہ معاشرہ تو انسانوں سے ہی بنا ہوا ہے جب ایک انسان ٹھیک ہو گیا تو معاشرہ اپنے آپ ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

۲- غریبوں کا احساس:-

روزہ کی وجہ سے انسان سارا دن بھوکا رہتا ہے جس کی وجہ سے اسے غریبوں کا احساس ہوتا ہے کہ ہم کیسے گزارہ کرتے ہیں اور پھر وہ رمضان کے علاوہ بھی باقی دنوں میں بھی غریبوں کی مدد کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے غریب بھی اوپر آتا ہے اور معاشرہ ایک ساتھ ترقی پاتا ہے۔ علاوہ ازیں غریبوں کے احساس کی وجہ سے معاشرہ

Date:

سے بہت سی بیماریاں دور ہوجاتی ہیں۔ اور زکوۃ چونکہ رمضان میں دینا فرض ہے تو اس سے دولت بھی گردش میں رہتی ہے اور چند لوگوں کے ہاتھوں میں منجمد نہیں رہتی۔

۶- خلاصہ بحث:-

خلاصہ یہ ہے کہ روزہ ایک ضروری عبادت ہے جو ہر بالغ اور صحت مند مسلمان پر فرض کی گئی ہے۔ روزہ ایک اہم عبادت ہے کیونکہ اللہ نے اس کا اجر اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ روزہ سے انسانی انفرادی اور معاشرتی زندگی دونوں پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ انفرادی زندگی میں انسان کو اللہ کا قرب اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور اس کے جنت میں جانے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ اور روزہ کے ذریعے معاشرے سے برائی کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور اتحاد بڑھتا ہے جس سے معاشرہ مجموعی طور پر ترقی کرتا ہے۔

سوال ۵-

۱- تعارف:-

دنیا بھر کے مسلمان ایک ہی اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور ایک ہی کعبہ کی طرف رخ کر کے اللہ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ایک ہی نبیؐ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور انؐ کو اللہ کا آخری نبی مانتے ہیں۔ جب سب ایک جیسا ہے تو پھر یہ متحد کیوں نہیں ہوتے؟ اس کا ایک ہی جواب ہے دین سے دوری۔ آج کے مسلمان نے دنیا کو ہی اپنا مسکن بنایا ہوا ہے اور ہر کوئی صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے کیونکہ لالچ نے ہمارے اندر گھر کر لیا ہے۔ ہر کسی کو صرف اپنا فائدہ چاہیے اور دوسروں کی کوئی پرواہ نہیں۔ یہ تعلیمات وہ نہیں ہیں جو اللہ نے ہمیں دی ہیں۔ اللہ نے تو ہمیں متحد رہنے کا حکم دیا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: "اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو۔"

اگر ہم میں کچھ اسلام باقی ہوتا تو کیا ہم اس آیت کو بھول جاتے؟ جواب ہے نہیں۔ کیونکہ متحد رہنا ہی مسلم امہ کو زیب دیتا ہے۔ آج کی انتہائی منتشر امہ کے بہت سارے مسائل ہیں۔ اور ان کو حل کیے بغیر امت کو اکٹھا کرنا بہت مشکل ہے۔ ان مسائل کو حل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

Date:

۲۔ آج کی انتہائی منتشر مسلم امہ کی وجوہات:

آج کی مسلم امہ کئی مسائل سے دوچار ہے۔ پہلے تو ہم نے دین سے دوری اختیار کرلی ہے۔ اگر ہم آج بھی دین پر قائم رہتے تو ہمارا اتحاد قائم رہتا لیکن ہم نے اسلامی تعلیمات کو بھلا دیا ہے۔ یہاں ہر کسی کو اپنی فکر ہے کہ میں کیسے آگے بڑھوں۔ کوئی بھی امیر اسلامی ملک غریب کا نہیں سوچتا اور صرف اور صرف معاشی ترقی کے پیچھے لگے ہوتے ہیں۔ یہ بھی ممکن نہیں کہ معاشی ترقی کو چھوڑا جائے لیکن ہر چیز ایک اعتدال میں ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ رہنما کی بھی کمی ہے۔ ہر ملک رہنما بننا چاہتا ہے چاہے وہ سعودی عرب ہو، ایران ہو یا پھر پاکستان ہو۔ اس طرح سے رہنما بننے کی دوڑ میں اتحاد کہیں کھو گیا ہے۔ اس کے علاوہ فرقہ پرستی نے اسلام میں گھر کر لیا ہے۔ اس وجہ سے مسلمان آپس میں دست و گریباں ہیں۔ مثال کے طور پر سعودی عرب اور ایران کو ہی دیکھ لیں۔ ایسے تو یہ کسی غیر مسلم ملک سے بھی نہیں لڑتے جیسے یہ آپس میں لڑ رہے ہیں جس کا فائدہ امریکہ اور مغرب اٹھا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف نظام حکومت بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ جیسا کہ کہیں تو جمہوریت ہے اور کہیں آمرانہ طرز حکومت۔ اس وجہ سے اتحاد میں خلل آتا ہے۔ اگر ہم ان تمام مسائل پر قابو پالیں تو مسلم امہ کا اتحاد ہو سکتا ہے۔

۳۔ مسلم امہ کے اتحاد کے لیے تجاویز:

تاریخ کے اس موڑ پر مسلم امہ انتہائی منتشر ہے اور اس کو متحد کرنے کے لیے چند تجاویز درج ذیل ہیں۔

۱۔ دین کی طرف واپسی:

چونکہ آج کا مسلمان دین سے دور جا چکا ہے اور اسلامی تعلیمات کو بھلا چکا ہے اس وجہ سے مسائل کا سامنا ہے۔ اگر آج کے مسلمان دین کی طرف واپسی کرتے ہیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ اسلام ہمیں اتحاد کا درس دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ: "اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو۔"

اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر متحد رہنے کا حکم دیا ہے اور اس وجہ سے مسلمانوں کے

Date:

مسائل کا حل بھی اسلام کی طرف واپسی میں ہی ہے۔

۲۔ OIC کو کار آمد بنانا:-

مسلمان اس وقت بری حالت میں ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہم نے مغرب سے سب کچھ سیکھ لیا لیکن اُن کی طرح اتحاد نہیں سیکھ سکے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کیسے یورپ ایک ہی تنظیم یعنی یوروپین یونین میں اتحاد سے رہتے ہیں لیکن ہم مسلمان منتشر ہیں۔ علاوہ ازیں NATO کی مثال لے لیجیے کہ کیسے وہ متحد ہو کر اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہیں اس طرح مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ OIC کو کار آمد بنائیں۔ جب OIC کار آمد ہو گی تو سب مسلمان ممالک قریب آ جائیں گے۔

اگر OIC ٹھیک سے کام کر رہی ہوتی تو غزہ کی یہ حالت نہ ہوتی جہاں اسرائیل ظلم کر رہا ہے لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں۔ OIC ٹھیک سے کام کرتی تو آج کشمیر کا مسئلہ حل ہو چکا ہوتا۔ اس وجہ سے OIC کو کار آمد بنانے کی ضرورت ہے جس سے ہی مسلم اُمہ اکٹھی ہو سکتی ہے۔

علاوہ ازیں OIC کو ٹھیک کرنے کے لیے ایک ایسا نظام بھی لایا جا سکتا ہے کہ جس میں ہر سال اس کا رہنما بدلتا رہے اور دوسرے ممالک سے اس کا رہنما منتخب کیا جا سکتا ہے جس سے ہر کسی کا شکوہ بھی دور ہو سکتا ہے۔ اس سے مسلم ممالک میں اتحاد بڑھے گا اور اُمت ترقی کرے گی۔

علاوہ ازیں جیسا کہ BRICS+ نے ایک بینک بنایا ہے جس سے وہ متعلقہ ممالک کو قرضے فراہم کرتے ہیں۔ ایسے ہی NDB کی طرز کا ایک بینک بھی بنایا جا سکتا ہے جس سے غریب ملکوں کو بلا سود قرضے فراہم کیے جا سکتے ہیں۔ اس سے بھی اُمت کے درمیان اتحاد لایا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ NATO کے طرز کا ایک ادارہ بھی بنایا جا سکتا ہے جس سے تمام مسلم ممالک کے دفاعی ذمہ داری اس کے سپرد ہوں۔ اس میں پاکستان فوج اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس اتحاد سے مسلم اُمہ ترقی کی سیڑھیاں چڑھ سکے گی۔ OIC میں یہ سب کرنے کی صلاحیت موجود ہے لیکن اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر OIC کو ٹھیک کر لیا جائے تو اُمت کے بہت سارے مسائل کا حل ممکن ہو سکے گا۔

Date:

۳۔ فرقہ واریت کا خاتمہ:

مسلم اُمہ کا اتحاد فرقہ واریت نے بہت حد تک خراب کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں سعودی عرب اور ایران صرف اسی وجہ سے لڑ رہے ہیں اور ساری اُمت مسلمہ کا سکون خراب کر رہے ہیں۔ اس لڑائی کی وجہ سے پاکستان بھی فرقہ وارانہ لڑائیاں دیکھ رہا ہے جو کہ متحد ہونے کے لیے بالکل اچھی نہیں ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ فرقہ وارانہ لڑائیوں سے باہر نکل آئیں اور ایک اُمت بن کر سوچیں۔ اگر یہ فرقہ وارانہ لڑائیاں ختم ہو جائیں تو پھر بہت ساری برائیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔
اس فرقہ وارانہ لڑائی کے خاتمے کے لیے دونوں فرقوں کے علماء کو اکٹھا کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر ان کو اکٹھا کر لیا جائے تو لوگوں کے دلوں سے ایک دوسرے کے لیے نفرت کا خاتمہ ممکن ہے۔ اسی فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے علامہ اقبال نے کیا کیا خوب کہا ہے کہ:

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

~ علامہ اقبال

علامہ اقبال نے جس خوبصورت انداز میں فرقہ واریت کا خاتمہ کیا ہے ویسا ہی ضرورت ہے کیونکہ مسلمانوں کو اپنے فرقے اور قوم سے باہر آ کر سوچنا ہے اور ایک اُمت بننا ہے۔ اس پر علامہ اقبال نے ایک اور شعر بیان کیا ہے کہ:

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

~ علامہ اقبال

جیسا کہ علامہ اقبال نے بیان کیا ویسا ہی اتحاد لانے کی ضرورت ہے اور ہر دوسری چیز کو بھلا کر مسلمان بن کر سوچنے کی ضرورت ہے۔ اس سے مسلمانوں کے مسائل کا حل ممکن ہے جیسا اتحاد علامہ اقبال نے بیان کیا ہے۔

۴۔ خلاصہ بحث:

مسلم اُمہ اس وقت بری طرح منتشر ہے اور اس کو متحد کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ بہت سارے مسائل کا حل اتحاد میں ہی ہے۔ مشہور مقولہ ہے کہ: اتفاق میں برکت ہے۔ اس وجہ سے

Date:

مسلمانوں کو اتحاد کی ضرورت ہے۔ اگر بیان کردہ تجاویز پر عمل کیا جائے اور سچے دل سے اس پر کام کیا جائے تو وہ دن دور نہیں جب مسلم اُمہ اتحاد سے ایک دفعہ پھر اُٹھ کھڑی ہوگی۔